



رسول اللہ ﷺ دس جاسوسوں کی ایک جماعت بھیجی اور عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دس جاسوسوں کی ایک جماعت بھیجی اور ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان واقع مقام 'هدأ' پر پہنچے، تو قبیلہ ذیل کی ایک شاخ، جسے بنی لحيان کہا جاتا تھا، اسے کسی نے ان کے آنے کی خبر کر دی۔ چنانچہ انہوں نے سو تیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کر دیا۔ ان کے نشانات قدم دیکھتے ہوئے چل پڑے۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کی آمد کا پتہ چلا، تو انہوں نے ایک (محفوظ جگہ) بنا لیا۔ قبیلہ والوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ ہماری پناہ قبول کر لو۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی آدمی کو قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: مسلمانو! میں کسی کافر کے امان میں نہیں اتر سکتا۔ پھر انہوں نے دعا کی، اے اللہ! ہمارے حالات کی خبر اپنے نبی کو کر دے۔ آخر قبیلہ والوں نے مسلمانوں پر تیر برسوں اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد ازاں، ان کے وعدے پر تین صحابہ اتر آئے۔ جن میں خبیث، زید بن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی تھے۔ قبیلہ والوں نے جب ان تینوں صحابہ پر قابو پا لیا تو اپنے تیر کی کمان سے تانت نکال کر انہیں باندھ دیا۔ تیسرے صحابی نے کہا: یہ تمہاری پہلی عید شکنی ہے۔ میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا۔ میرے لیے تو وہی نمونہ ہے۔ ان کا اشارہ مقتول صحابہ کی طرف تھا۔ کفار نے انہیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی، لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہوئے۔ انہوں نے ان کو بھی شہید کر دیا۔ خبیث رضی اللہ عنہ اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں لے جا کر انہیں بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے لڑکوں نے خبیث رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ خبیث رضی اللہ عنہ نے بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو وہ ان کے ہاں قید رہا۔ بالآخر انہوں نے ان کے قتل کا فیصلہ کر لیا۔ (انہیں دنوں) حارث کی کسی لڑکی سے انہوں نے زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے استر مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس اس عورت کی بے خبری میں چلا گیا۔ وہ دیکھتی کیا ہے کہ اس کا بچہ ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور استر ان کے ہاتھ میں ہے۔ یہ دیکھتے ہی وہ حد درجہ گھبرا گئی۔ خبیث رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ کو بھانپ لیا اور بولا: کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا؟ یقین رکھو کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس خاتون نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی قیدی خبیث رضی اللہ عنہ سے نہ دیکھا۔ میں نے اس قسم! میں نے ایک دن ان کے ہاتھ میں موجود انگور کے ایک خوشے سے انہیں کھاتے دیکھا، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ دراصل خبیث رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجی ہوئی روزی تھی۔ پھر بنو حارث انہیں قتل کرنے کے لیے حدود حرم سے باہر "جل" لے جانے لگے۔ خبیث رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے دو۔ انہوں نے اس کی اجازت دی، تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم یہ خیال نہ کرنے لگتے کہ میں قتل سے گھبرا رہا ہوں تو میں مزید پڑھتا۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! ان میں سے ہر ایک کو گن لے، ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑے اور یہ اشعار پڑھے: جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں، تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ اللہ کی ران میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑا جائے گا۔ اور یہ سب تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے۔ اگر وہ چاہے، تو میرے بھٹے ہوئے جسم کے ایک ایک جوڑے پر ثواب عطا فرمائے۔ خبیث رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ہر اس مسلمان کے لیے (قتل سے پہلے دو رکعت) نماز پڑھنے کی سنت قائم کر دی، جسے قید کر کے قتل کیا جائے۔ ادھر نبی کریم ﷺ نے اسی دن اپنے صحابہ کو

ان دس صحابہ کی خبر دی، جس دن ان پر یہ مصیبت آن پڑی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیا گئے ہیں، تو ان (کی نعش) کے پاس اپنے آدمی بھیجے؛ تاکہ ان کے جسم کا کوئی ایسا حصہ لائیں، جس سے ان کی شناخت ہو جائے؛ کیوں کہ انہوں نے بھی (بدر میں) ان کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصم رضی اللہ عنہ کی نعش پر بادل کی طرح بھڑوں کی ایک فوج بھیج دی اور ان بھڑوں نے آپ کی نعش کو کفار قریش کے ان قاصدین سے بچا لیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

عاصم بن ثابت انصاری اور ان کے ساتھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قصہ میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک واضح کرامت کا ثبوت ہے۔ نبی ﷺ نے ان دس صحابہ رضی اللہ عنہم کو دشمنان اسلام کی جاسوسی کے لیے روانہ فرمایا تھا؛ تاکہ ان کی خبریں اور خفیہ اطلاعات ہم پہنچائیں۔ جب صحابہ کی یہ جماعت، مکہ مکرمہ کے قریب پہنچی، تو قبیلہ ذیل کی ایک جماعت کو ان کی آمد کا پتہ چل گیا اور ماہر تیر اندازوں پر مشتمل لگ بھگ سو افراد کی جمعیت ان کی جانب نکل پڑی۔ انہوں نے نقش قدم کا تعاقب کرتے ہوئے ان کا گھیراؤ کر لیا اور ان سے مطالبہ کیا کہ ان کے امان میں نیچے اتر جائیں۔ انہوں نے یقین دہانی بھی کرائی کہ وہ انہیں قتل نہیں کریں گے۔ لیکن عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کسی کافر کے عہد و پیمانہ پر نہیں اتروں گا؛ کیوں کہ کافر نے اللہ سے خیانت کی ہے اور جو اللہ سے خیانت کر سکتا ہے، وہ اس کے بندوں سے بھی کر سکتا ہے۔ انہوں نے صحابہ پر تیر برسائی شروع کردی اور عاصم اور دیگر چھ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو شہید کر دیا۔ دس میں سے تین باقی رہ گئے، جو نیچے اترنے پر راضی ہو گئے۔ ذیلیوں نے انہیں پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ باندھ دیئے۔ اس پر تیسرے صحابی نے کہا کہ یہ سب سے پہلی عہد شکنی ہے میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے انہیں بھی شہید کر دیا۔ پھر انہوں نے خبیث اور ان کے ساتھی کو مکہ لے جا کر فروخت کر دیا۔ خبیث رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ میں سے ان لوگوں نے خرید لیا، جن کے ایک سردار کو خبیث رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں قتل کیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان سے بدلہ لینے کا یہی موقع ہے۔ انہوں نے خبیث کو اپنے ہاں قید رکھا۔ انہیں دنوں بنو حارثہ کے گھر کا ایک چھوٹا سا بچہ خبیث رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گیا۔ خبیث رضی اللہ عنہ کے دل میں اس بچے کے لیے شفقت و رحمت کے جذبات امانڈ پڑے۔ انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا۔ قبل ازیں انہوں نے اپنے زیر ناف بال کاٹنے کے لیے گھر والوں سے استرمانگ کر لیا تھا اور بچے کی ماں اس سے بالکل انجان تھی۔ جب اس کو اس امر کا پتہ چلا تو خوف زدہ ہو گئی کہ کہیں خبیث بچے کو قتل نہ کر دیں؛ صحابی رضی اللہ عنہ نے جب محسوس کیا کہ بچے کی ماں خوف زدہ ہو گئی ہے، تو اس کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میرا اسے قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ یہ خاتون کہہ کر تھی: اللہ کی قسم! میں نے خبیث سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انگور کا ایک گچھا ہے، جس میں سے وہ کھا رہے ہیں، جب کہ مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں تھا۔ میں جان گئی کہ یہ اللہ عز وجل کی جانب سے خبیث رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کا ایک مظہر ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مکہ میں اسیری کی حالت میں ان کے کھانے کا انتظام کرتے ہوئے (آسمان سے) انگور کے گچھے نازل فرمادیئے۔ پھر ان لوگوں نے خبیث رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا، جن کے والد کو انہوں نے (غزوہ بدر میں) قتل کیا تھا، لیکن حرم مکہ کے احترام میں انہوں نے طے کیا کہ انہیں حدود حرم کے باہر لے جا کر قتل کریں گے۔ چنانچہ جب وہ خبیث کو قتل کرنے کے لیے حدود حرم کے باہر "حل" کی جانب نکلا، تو خبیث رضی اللہ عنہ نے ان سے دو رکعت نماز ادا کرنے کی درخواست کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ تم یہ کہنے لگو کہ یہ قتل ہونے سے ڈر گیا ہے۔ یا اس جیسی کوئی اور بات کہے، تو اور نمازیں پڑھتا۔ انہوں نے دو رکعت ہی پڑھی اور پھر ان کے حق میں تین بد دعائیں کیں: اللہ! ان میں سے ہر ایک کو گن لے، ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی نہ رہنے دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔ ان میں سے کوئی بھی اس سال زندہ نہ رہا، بلکہ ان سب کو قتل کر دیا گیا۔ یہ بھی اس صحابی جلیل کے شرف و کرامات میں سے ہے۔ پھر انہوں نے یہ اشعار پڑھائے: جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں، تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑا جائے گا اور یہ سب تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے۔ اگر وہ چاہے، تو میرے پھٹے ہوئے جسم کے ایک ایک جوڑے پر ثواب عطا فرمائے۔ دوسری جانب، شہید ہونے والا صحابی عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خبر جب قریش کے بعض لوگوں تک پہنچی، جن کے ایک سردار کو عاصم نے قتل کیا تھا، تو انہوں نے کچھ لوگوں کو ان کی شناخت کے لیے ان کے کسی عضو کو کاٹ کر لانے کی خاطر روانہ کیا؛ تاکہ انہیں اطمینان ہو جائے کہ واقعی انہیں کو قتل کیا گیا ہے۔ جب یہ لوگ ان کا کوئی عضو حاصل کرنے کے لیے پہنچے، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بادل

کی طرح شہد کی مکھیوں کا جھنڈ بھيجا، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں سے ان کی حفاظت فرمائی۔ دشمن ان کے پاس پہنچنے سے عاجز رہ گئے اور ناکام و نامراد لوٹ گئے۔ یہ بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے عاصم رضی اللہ عنہ کے لیے شرف و کرامت کا اظہار تھا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے مرنے کے بعد بھی ان کے جسم کو دشمنوں سے محفوظ رکھا، جو ان کے جسم کا مثلاً کرنے کے خواہش مند تھے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/5001>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

